سلطنت کا قیام" شائع ہوا ہے ۔ اس میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ ایک مجلس میں تین طلاق کو تین ہی طلاق شمار کہنے پر اصرار کرنے کے نتیجے میں اس وقت کا ایرانی تاجدار اور بادشاہ" غیاث الدین محمد" شیعہ ہونے پر مجبور ہو گیا تھا۔ کیونکہ وہ تین طلاق دے کر پھنس گیا تھا۔ کہ اپنی محبوب مطلقہ بیوی کو ہمیشہ کیلئے" خدا حافظ" کہدے یا حلالہ جیسا مکروہ طریقہ گوارا کرے یا وہ مسلک اختیار کرے جو ان تین طلاقوں کو ایک رجعی طلاق تصور کرتا ہے، مگر آہ! مقلدین کے جمود کا ناس ہو۔ انہوں نے اپنے فتوے میں کوئی لچک پیدا نہ کی نہ ہی ان تابعین اور آئمہ کی راہ ہی ان کو دکھائی جو مجلس واحدہ میں تین طلاقوں کو ایک رجعی طلاق شمار کرتے ہیں جیسے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ یا ان سے سابق بعض صحابہ، دوسرے آئمہ اور تابعین نے اس کا فتوے دیا تھا۔ تو سنی مملکت شیعوں کی گود میں چلے جانے سے بچ جاتی۔ لیکن فقہی تصلب اور طفلانہ" اڑی" نے ایک فقہی جزیہ کی قربانی تو نہیں دی۔ ہاں ملک کی پوری ملت اسلامیہ کو شیعہ کے حوالے کرنا گوارا کر لیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

فاعتبروا یا اولی الابصار!

اب بھی یہی تنگ نظری جاری ہے اور خوش و خرم گھرانے وقتی اور ہیجانی بدمزگی کے نتیجے میں جب ایسی طلاق دے بیٹھتے ہیں تو ان دو رکعت کے مقلد اماموں کی طرف رجوع کر کے ششدر رہ جاتے ہیں کہ گھر اجڑ گیا ہے مگر وہ اس سے خلاصی پانے کی ان کو کوئی صورت نہیں بتاتے اسلئے جوڑے کو ڈھیٹ بن کر" فقہی متعہ" کی راہ اختیار کرنا پڑ جاتی ہے۔ اور پھر وہ پوری قوم میں نکّو بن کر رہ جاتا ہے۔ ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ مقلدین کے بے ہوش طبقہ کو حالات کے مطابق اپنے اس موقف پر نظر ثانی کرنا چاہیے تاکہ عوام کے دکھوں کا بھی کچھ مداوا ہو سکے۔

مسلک اہلحدیث (کثرھم اللہ سوادھم) کے نزدیک ایک مجلس میں تین طلاقیں شرعاً ایک رجعی طلاق بنتی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچازاد بھائی اور حبر الامۃ حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد ہے کہ طلاق کا یہ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جاری رہا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مبارک دور آیا تو اس وقت بھی اسی طریقہ پر عمل رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پہلے دو تین سالوں میں بھی یہی دستور رہا ہے۔ مگر بعد میں کچھ لوگ اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے لگ گئے تھے اسلئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو عارضی طور پر بدل دیا تھا کہ اب وہ تین طلاقیں ہی شمار ہوں گی (رواہ مسلم)

(زبیدی)